سید المتوکلین ، امام الکاملین، اکبر المشائخ، حضرت علامہ الشاہ سید محمد اکبر میاں چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان

از:- حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی مظفر پوری
استاذ:- جامعہ صمدیہ دار الخیر، پھپھوند شریف، اوریا، یوپی

ولادت با سعادت:

آپ کی ولادت مبارکہ ۶/جمادی الاولیٰ ۱۳۴۸ھ بروز پنج شنبہ تین بجے شب میں بمقام پھپھوند شریف ضلع اوریا میں ہوئی آپ کی ولادت کے وقت آپ کے مرشد بر حق حضور خواجہ مصباح الحسن چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا فرمائی تھی۔

"اللھم اجعلہ شاباً براً تقیاً عالماً صالحاً خلفاً لآبائہ واشیاخہ الکرام رضوان اللہ علیھم اجمعین"

اے اللہ ! اس بچے کو نوجوان متقی پرہیزگار ،عالم صالح بنا جو اپنے آبا واجداد اور مشائخ کرام کا جانشین ہو۔

یہ دعا رب کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اور آپ کے اندر مذکورہ تمام خوبیاں جمع ہوگئیں جس کا اندازہ آنے والی سطور سے لگایا جا سکتا ہے۔

تعلیم و تربیت:

حضور اکبر المشائخ رضی اللہ عنہ ایک زبردست عالم و مفتی تھے، آپ کو متعدّد علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل تھی ،آپ نے وقت کی عبقری شخصیات سے کسب علم فرمایا ۔ آپ کی تسمیہ خوانی آپ کے مرشد بر حق حضرت خواجہ مصباح الحسن رضی اللہ عنہ نے کروائی۔ اس کے بعد ناظرہ کی تعلیم حضرت مولانا امیرحسن صاحب سے حاصل کی درس نظامی کی ابتدائی کتابوں کا علم حضرت علامہ مولانا رفیق الحسن صاحب چشتی (شاگرد رشیدصدر الشریعہ بمصنف بہار شریعت)سے حاصل کیا۔ کچھ دنوں تک مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میں حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی میرٹھی صاحب علیہ الرحمۃ و الرضوان کی خدمت میں رہ کر درس نظامی کی کتابیں پڑھیں اور اس کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے حضرت مفتی محبوب اشرف صاحب کی خدمت میں کانپور تشریف لے گئے ،ان کی خدمت میں رہ کر منتہی کتابوں کا درس لیا اس کے بعد امین شریعت مفتی رفاقت حسین صاحب کے پاس مدرسہ احسن المدارس کانپور نئ سڑک کی درس گاہ میں جاکر درس نظامی کی اعلیٰ تعلیم اور منتہی کتابوں کو پڑھ کر درس نظامی کی تعلیم مکمل کی ۔حضرت مفتی اعظم کانپور کی خصوصی توجہات اور آپ کی فطری ذہانت کی وجہ سے آپ نے مختلف علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل کر لیااور خانوادۂ صمدیہ کے علوم و فنون کے سچے وارث بنے ۔

زہد و تقویٰ :

حضور اکبر المشائخ رضی اللہ عنہ زہد و تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، آپ احکامات شرعیہ پر سختی سے عمل پیرا تھے آپ نے پوری زندگی عزیمت پر عمل کرتے ہوئے گزاری ۔آپ کے مرید و خلیفہ حضرت مفتی انفاس الحسن چشتی صدر المدرسین جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور کی طبیعت سخت علیل ہوگئی تو کانپور کے ایک اسپتال میں ایڈمٹ کرا یا گیا، ڈاکٹروں نے چیک اپ کے بعد کہا کہ جسم میں خون کی کمی ہے لہذا خون کا چڑھنا نہایت ہی ضروری ہے ،لیکن حضور اکبر المشائخ خون چڑھوانے کے لیے راضی نہ ہوئے ۔مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا حضور ! مجلس شرعی الجامعۃ الاشرفیہ کے سیمینار میں یہ فیصلہ ہوا کہ بوقت ضرورت خون کا چڑھوانا جائز ہے تو حضرت نے جواب دیا کہ

مجلس شرعی کا فتویٰ صحیح ہے ،لیکن وہ فتویٰ ہے اور تقویٰ تو یہ ہے کہ خون نہ چڑھایا جائے، آخر کار آپ نے خون نہیں چڑھوایا ۔

آپ نے پوری زندگی میں کوئی بھی کام خلاف شرع نہ کیا بلکہ سنن و مستحبات پر سختی سے عمل کرتے تھے ،چنانچہ آپ عمر کے آخری ایام میں زیادہ علیل ہو گئے یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے معذور ہو گئے تھے اس وقت بھی آپ سنت وشریعت پہ پوری سختی سے عمل پیرا رہے۔

توکل علی اللہ:

حضور اکبر المشائخ رضی اللہ عنہ توکل علی اللہ کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ آپ صرف اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے تھے ۔یہی وجہ ہے کہ بڑی سے بڑی پریشانیاں بھی آپ کے پائے ثبات کو متزلزل نہ کر سکیں ۔آپ نے دنیاوی مال و متاع کی نہ تو کبھی طمع کی اور نہ ہی کبھی ذخیرہ اندوزی کی طرف توجہ فرمائی جو کچھ بھی آپ کے پاس ہوتا خرچ کر دیتے ۔آپ کی نظر میں امیر و غریب یکساں حیثیت رکھتے تھے۔ اکبر المشائخ رضی اللہ عنہ اپنے تمام مریدین و متوسلین کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے کس،ی امیر کے ساتھ بھی کسی طرح کا امتیازی سلوک نہیں فرماتے، آستانہ عالیہ صمدیہ پر ہر طرح کے لوگ آتے اور دعائیں لیکر واپس ہوتے ،لیکن کبھی آپ کسی کے لیے خصوصی اہتمام نہیں فرماتے ،ایک مرتبہ سماج وادی پارٹی کے قومی لیڈر ملائم سنگھ یادو آپ سے ملاقات کی غرض سے ایسے وقت میں آستانہ عالیہ صمدیہ پر پہنچا جب آپ اپنے معمول کے مطابق آرام کرنے کے لیے حویلی شریف میں جا چکے تھے ،آپ کو اس کے آنے کی خبر دی گئی ،مگر آپ باہر تشریف نہ لائے ملائم سنگھ یادو باہر دالان میں بیٹھ کر دو ڈھائی گھنٹہ تک انتظار کرتا رہا ظہر کی نماز کے لیے جب آپ باہر تشریف لائے تو اس نے زیارت کا شرف حاصل کیا اور پھر واپس ہو گیا ۔ آپ اپنے معمول کے مطابق ہی عمل کرتے تھے باہر ملاقات کے اوقات متعیّن تھے ان اوقات کے علاوہ بڑے سے بڑا آدمی بھی آ جاتا تو آپ باہر تشریف نہیں لاتے تھے ،ہاں علماء کا خاص خیال فرماتے تھے ،اگر علما آپ سے ملنے کے لیے حاضر ہوتے تو آپ اطلاع ملتے ہی فورا باہر تشریف لے آتے ان سے محبت کے ساتھ ملتے ان کی ضیافت فرماتے اور دعاؤں سے نواز کر رخصت فرماتے ۔ پریشان حال، مصیبت زدہ ، بیمار ، تنگ دست اور ہر طرح کے مشکلات زمانہ کے ستائے ہوئے لوگ آپ کی بارگاہ میں دعا کی غرض سے حاضر ہوتے آپ اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے ان سب کے لیے صرف ایک جملہ ارشاد فرماتے ” اللہ کرم فرمانے والا ہے ‘ ‘ آپ کے اس جملہ میں نہ جانے کیسی تاثیر ہوتی سب کی مرادیں پوری ہوتیں ۔

دینی غیرت و حمیت:

حضور اکبر المشائخ کی ذات گرامی تمام اوصاف حمیدہ و خصائص جمیلہ سے مرصع تھی، ان اعلیٰ اوصاف میں سے ایک وصف دین کی غیرت و حمیت تھا ،یعنی آپ دنیا کے تمام معاملات پر دین محمد ی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اہمیت دیتے اور دین کی سر بلندی کی خاطر ہمیشہ کوشاں رہتے آپ کے نزدیک اہل سنت وجماعت کی سرخروئی بہت اہمیت کی حامل تھی۔ چنانچہ دین کا کوئی بھی مسئلہ ہو تاتو نہ آپ اپنی طبیعت کا خیال کرتے اور نہ ہی کسی ضرورت کا لحاظ گویا کہ آپ کے نزدیک دین کی خدمت ہی سب سے بڑھ کر ہوتی ۔

حضرت مفتی محمد انفاس الحسن صاحب قبلہ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ ایک بار حضرت سخت علیل ہو گئے اس وقت آپ کے پاس آپ کے شہزادوں کے ساتھ میں بھی حاضر تھا ،اس دن جالون کے قریب ایک گاؤں میں اہل سنت اور بد مذہبوں کے درمیان نزاعی صورت پیدا ہو گئی تھی ،حضرت کو اس کی اطلاع ہوئی، ہم لوگ حضرت کی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے کشمکش کی کیفیت میں تھے، اسی وقت حضرت نے ہم لوگوں کو پریشانی میں دیکھ کر تاکید کے ساتھ حکم دیا کہ وہاں دین کا مسئلہ ہے آپ حضرات وہاں کے لیے فورا روانہ ہو جائیں ۔حضرت کے حکم کے مطابق ان کی دعائیں لے کر روانہ ہوئے

اور الحمد للہ ہم لوگوں کا وہاں جانا اہل سنت کے حق میں بڑا مفید ثابت ہوا ۔بد مذہبوں کو رسوا ہونا پڑا اور اہل سنت و جماعت کا بول بالا ہوا۔

حضور اکبر المشائخ قدس سرہ کی ذات ستودہ صفات سے دین وسنیت کے بہت سارے کام انجام پائے،جامعہ صمدیہ آپ کا ایک عظیم علمی کارنامہ ہے جس کی بنیاد رکھ کر ہمیشہ کے لیے ایک اہم یادگار قائم فرمایا۔اللہ اس گلشن علم کو ہمیشہ آباد رکھے ۔آمین

وصال پرملال :

حضور اکبر المشائخ رضی اللہ عنہ ایک طویل علالت کے بعد ۲۰/ذی قعدہ ۱۴۲۹ ھ کی شب کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ۔ آپ کی آخری آرام گاہ اپنے پیر و مرشد حضور خواجہ سید مصباح الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ سے متصل پچھم کی جانب ہے۔

از:- حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی مظفر پوری
استاذ:- جامعہ صمدیہ دار الخیر، پھپھوند شریف، اوریا، یوپی